© rasailojaraid.com

سیف اللہ خالد

اوکاڑہ میں عوام نے قادیانیوں سے سرکاری اسکول کا قبضہ چھڑا لیا

اوکاڑہ میں چار سال قبل سرکاری اسکول پر کیا گیا قادیانیوں کا قبضہ عوامی دباؤ پر چھڑا لیا گیا ہے۔ دوسری جانب قادیانی جماعت کے ذمہ داران نے اس شکست پر مقامی افراد کو نہ صرف دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں، بلکہ یہ پروپیگنڈا بھی کیا جا رہا ہے کہ اوکاڑہ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا گیا ہے۔ دستیاب اطلاعات کے مطابق، اوکاڑہ میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے اسکول تعلیم الاسلام پرائمری اسکول کے ساتھ ساتھ، جامعہ مدینہ پرائمری اسکول، عید گاہ اسکول، اشرف المدارس پرائمری اسکول، سی ایم آر ہائی اسکول سمیت دیگر کئی تعلیمی ادارے حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیے تھے۔ ان تمام اسکولوں کی زمین اور عمارت بھی سرکاری تحویل میں لے لی گئی تھی۔ تاہم بیورو کریسی میں موجود قادیانی جماعت کی کٹھ پتلیوں کے سبب قادیانیوں کے اسکول (تعلیم الاسلام) کی عمارت تو محکمہ تعلیم نے اپنی تحویل میں لے لی، مگر زمین قادیانی جماعت کے نام ہی رہنے دی گئی۔ جس پر بعد میں قادیانی جماعت نے حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ ۱۹۸۲ء میں حکم امتناعی خارج ہونے کے بعد مقامی عدالت سے حکم حاصل کر لیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ محکمہ تعلیم میں رشوت کے بل پر وقت حاصل کرنے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ۴ برس قبل اس اسکول میں آنے والی قادیانی ہیڈ مسٹریس کی ملی بھگت سے قادیانی جماعت نے چوری چھپے اسکول کی چھت پر نہ صرف قبضہ کر لیا، بلکہ دو کمرے بنا کر انہیں استعمال کرنا بھی شروع کر دیا۔

''اُمّت'' کو معلوم ہوا ہے کہ ۵ مرلے کا یہ پرائمری اسکول قادیانی جماعت کے عبادت خانے سے ملحق ہے اور انھوں نے اسکول کی چھت پر قبضہ کرنے کی خاطر عبادت گاہ کے اندر سے سیڑھیاں بھی بنا دیں۔ بتایا جاتا ہے کہ قادیانی جماعت، عوامی احتجاج کو نظر انداز کرتے ہوئے اس غیر قانونی قبضے کو مستحکم کرنے کے چکر میں تھی۔ مگر اس میں انھیں کامیابی نہیں مل سکی۔ بعد ازاں قادیانی جماعت کے صدر کرنل (ر) ظفر نے اسکول میں آ کر دھمکی دی کہ یہ اسکول ان کی زمین پر قائم ہے، لہٰذا اسکول خالی کر دیا جائے۔ کرنل (ر) ظفر کی اس دھمکی نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور اوکاڑہ کے عام شہری مشتعل ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق بدھ کے روز مقامی شہریوں کی ایک بڑی تعداد نے اسکول کے باہر احتجاج کیا اور قادیانی جماعت سے اسکول کا قبضہ واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ تاہم مقامی پولیس نے اس احتجاج پر کوئی توجہ نہیں دی۔ الٹا پولیس کی موجودگی میں ظفر نے دھمکیاں دیں، جس سے اشتعال مزید پھیل گیا اور شہر کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں نے اگلے روز ایک بار پھر بھرپور احتجاج کی دھمکی دے دی۔ اس دھمکی پر ضلعی انتظامیہ نے کوئی خاص ردعمل نہیں دیا۔ لیکن جب اگلی صبح ۵ سے ٦

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہزار کے قریب لوگ احتجاج کے لیے جمع ہوئے تو اسسٹنٹ کمشنر اوکاڑہ نے مذاکرات کے لیے بلایا، جہاں قادیانی جماعت کے صدر ظفر بھی موجود تھے اور انھوں نے وہاں بھی اپنی بدتمیزی جاری رکھی۔ جس پر ظفر اور مسلمانوں کے وفد کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ اسسٹنٹ کمشنر کو اطلاع ملی کہ متنازعہ اسکول کے قریب ہی موجود دو کالجز اور ہائی اسکول میں بھی طلبہ نے بائیکاٹ کر دیا ہے اور وہ سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ اسٹوڈنٹس کے اس احتجاج کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ پولیس کے ہمراہ فوری طور پہ موقع پر پہنچی تو وہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے اور قادیانیوں کے بنائے ہوئے کمرے گرانے کی خاطر چھت پر چڑھ رہے تھے۔ موقع پر موجود ایک پولیس افسر نے بتایا کہ جب وہ سول کپڑوں میں بچوں کے ساتھ چھت پر گیا تو دوسری جانب قادیانی عبادت گاہ میں ۱۵ سے ۲۰ مسلح افراد موجود تھے مگر عوام کے بڑے ریلے کے رد عمل کے خوف میں کوئی کارروائی نہیں کر سکے۔ مسلح افراد کی اطلاع ملنے پر پولیس نے آگے بڑھ کر عمارت کا کنٹرول سنبھالا تو اس دوران مسلح افراد فرار ہو گئے۔

ذرائع کے مطابق مشتعل عوام کے مطالبے پر اسسٹنٹ کمشنر نے اپنی نگرانی میں پولیس کے ذریعے نہ صرف قادیانیوں کے بنائے ہوئے کمرے گرائے، بلکہ اسکول کی چھت پر جانے والی سیڑھیاں بھی توڑ دی گئیں۔ اس اقدام پر عوام کی جانب سے یہ اعلان کیا گیا کہ جب تک قادیانی جماعت دوسرے اسکولوں کی طرح اس اسکول کی زمین بھی حکومت پنجاب کے نام نہیں کرتی، عوام واپس نہیں جائیں گے۔ بتایا جاتا ہے کہ عوامی دباؤ پر قادیانی جماعت کے صدر نے نہ صرف معافی مانگی بلکہ ڈپٹی کمشنر کو یقین دلایا کہ وہ اس زمین سے دستبردار ہو جائیں گے۔ تاہم ذرائع کا کہنا ہے کہ عوام کے منتشر ہو جانے کے بعد قادیانی جماعت کا مقامی صدر اپنے دعوے سے مکر گیا ہے۔ ''امت'' کو بتایا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے اس جگہ پر دو منزلہ اسکول کی نئی عمارت بنانے کی خاطر فنڈز جاری کر دیے ہیں اور جلد ہی اسکول کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ مقامی قائدین نے جن میں تمام مکاتب فکر کے لوگ شامل ہیں، اعلان کیا ہے کہ جب تک قادیانی جماعت، قانون کے سامنے سرنڈر نہیں کرے گی، اسکول کی عمارت نہیں گرانے دی جائے گی۔ اور اگر قادیانی جماعت نے کوئی چالاکی دکھائی تو احتجاج پہلے سے بھی زیادہ شدت سے شروع کیا جائے گا۔ دریں اثنا قادیانی جماعت کے ترجمان سلیم الدین نے کہا ہے کہ یہ ہماری جگہ ہے۔ حکومت ۳۰ برس سے ہماری جگہ استعمال کر رہی ہے۔ اس اسکول سمیت ہم اپنے تمام اسکول ہر صورت میں واپس لیں گے۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''امت'' کراچی، ۳۰ ستمبر ۲۰۱۴ء)

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com